REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۲

یومیہ روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱۲/

جلد ۴۷/۱۲ ॥ ۱۱ صلح ۱۳۳۷ ہش ॥ ۱۱ جنوری ۱۹۵۸ء ॥ نمبر ۱۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ تفسیر صغیر کے سلسلہ میں مسلسل محنت اور ساتھ کے ساتھ سلسلہ کے دیگر امور سرانجام دینے کا حضور کی صحت پر اثر پڑا ہے۔ اور اب جلسہ سالانہ کے ایام میں بھی حضور کو بہت زیادہ محنت کرنی پڑی ہے۔ اس لئے احباب توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

اگر دنیا "بے غرضانہ خدمت" کے اسلامی تصور کو صحیح معنوں میں اپنا لے

تو

انسانی زندگی زیادہ محفوظ، دلکش، پُرمسرت اور خوشگوار بن سکتی ہے

لاہور روٹری کلب میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر۔ اجلاس میں اسلامی مجلس مذاکرہ کے مندوبین کی شرکت

لاہور ۹ جنوری۔ ہیگ کی عالمی عدالت انصاف کے جج محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے گزشتہ منگل کو لاہور روٹری کلب میں تقریر کرتے ہوئے بے غرضانہ خدمت کا جذبہ پیدا کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ نے فرمایا اگر روٹری کلب کے ممبران اس مقصد کے حصول میں کامیابی حاصل کر لیں۔ تو زندگی۔ زیادہ محفوظ دلکش پُرمسرت اور خوشگوار بن سکتی ہے۔ روٹری کلب کے اس اجلاس میں دیگر حضرات کے علاوہ اسلامی مجلس مذاکرہ کے مندوبین نے بھی شرکت کی ؛

دوران تقریر میں محترم چوہدری صاحب موصوف نے روٹری کے دستور العمل "بے غرضانہ خدمت" پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ قرآن مجید میں اس امر کا ذکر آتا ہے کہ بعض قسم کے اجتماعات مجالس اور انجمنیں ایسی ہوتی ہیں جو بنی نوع انسان کی فلاح پر مبنی ہوتے ہوئے لوگوں کی ایسے طور پر راہ نمائی کر سکتی ہیں۔ کہ جس سے ان میں فراخ دلی اور سخاوت کا مادہ پیدا ہو۔ اور وہ بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود اور امن و سکون کے لئے کوشاں رہیں۔

آپ نے فرمایا ہمیں ایسی تنظیموں کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنا چاہیئے جو ہماری فلاح و بہبود کے لئے سرگرم عمل ہوں اور لوگوں کی ترقی و خوشحالی جن کا مطمح نظر ہو۔ ہمیں قرآن مجید میں اس امر کی بھی تلقین کی گئی ہے کہ ہمیں ایسی تنظیموں کا ہاتھ بٹانے اور اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے ہر دم تیار رہنا چاہیئے۔

آپ نے مزید فرمایا حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید نے اس امر کو مسلمان کا ایک خاص وصف قرار دیا ہے۔ کہ وہ اپنی ذات پر بنی نوع انسان کی خدمت کو ترجیح دے۔ اسی ضمن میں آپ نے اس امر پر زور دیا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم روئے زمین پر پہلے انسان تھے۔ جنہوں نے بے غرضانہ خدمت کا انتہائی ارفع و اعلیٰ تصور پیش کیا۔ آپ نے تلقین کی کہ لوگوں کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بے غرضانہ خدمت کے اس اعلیٰ و ارفع تصور کو اپنا مطمح نظر بنانا اور اس پر کما حقہ عمل کرنا چاہیئے۔ محترم چوہدری صاحب موصوف نے "بے غرضانہ خدمت" کے اسلامی تصور کی وضاحت کے طور پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور قرآن مجید کی متعدد آیات پیش کر کے اس تصور کی افادیت کو اجاگر کیا ؛

عالمی عدالت انصاف کا طریق کار اور اسکے اختیارات

وکلاء کے اجتماع میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر

لاہور ۹ جنوری۔ ہیگ کی بین الاقوامی عدالت کے پاکستانی جج چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے آج سہ پہر لاہور میں وکلاء کے اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ بین الاقوامی عدالت اقوام متحدہ کا عدالتی ادارہ ہے۔ اس ادارہ کو اپنے فیصلوں کی تعمیل کرانے کا اختیار حاصل نہیں آپ نے کہا تاہم اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل اس عدالت کے لئے ایگزیکٹو ادارہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے متعلقہ ممالک کے عدالتی فیصلوں کی پابندی کرانا حفاظتی کونسل کا فرض ہے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مغربی پاکستان بار ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام وکلاء کے اجتماع میں بین الاقوامی عدالت کا طریق کار اور اسکے اختیارات کی وضاحت کی۔ آپ نے پندرہ ججوں پر مشتمل اس عدالت کی ہیئت ترکیبی پر روشنی ڈالتے ہوئے پرتگال اور ہندوستان کے درمیان مقدمہ کی نوعیت بھی بتائی۔

ایشیائی جوہری مرکز کے لئے تلاش

واشنگٹن ۹ جنوری۔ امریکی ایٹمی کمیشن کے صدر ایڈمرل سٹرائس نے کل ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا گیا کہ ایشیائی جوہری تحقیقاتی مرکز کس مقام پر قائم کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکی ایٹمی لیبارٹری کے حکام نے متعدد مقامات کا جائزہ لیا ہے۔ اور یہ بھی معاینہ کیا ہے۔ کہ کونسا ملک ابتدائی تربیت کی بہتر سہولتیں مہیا کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا ابھی تک اس سلسلے میں کوئی فیصلہ کن اقدام نہیں ہو سکا ؛

انڈونیشیا اور ہالینڈ کے تجارتی تعلقات

جکارتہ ۹ جنوری۔ انڈونیشیا کی خبررساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے۔ کہ ہالینڈ کے خلاف انڈونیشیا کی کارروائیوں کے دوران میں ہالینڈ میں انڈونیشی برآمدات بند کر دی گئی تھیں۔ مگر اب اس سامان کی برآمد پھر شروع ہو جائے گی۔ لیکن اس امر کا امکان نہیں ہے۔ کہ ہالینڈ سے جو مصنوعات انڈونیشیا کو ملا کرتی تھیں وہ اب بھی شروع ہو جائیں گی۔ چنانچہ اب ان مصنوعات کے حصول کے لئے انڈونیشیا نے دوسرے ممالک سے بات چیت شروع کر دی ہے۔ ان میں مغربی جرمنی بھی شامل ہے ؛

امریکی خارجہ کمیٹی کا خفیہ اجلاس

واشنگٹن۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے ایوان نمائندگان کی امور خارجہ کمیٹی کے اجلاس میں عالمی صورت حال بالخصوص مشرق وسطیٰ اور افریقہ کے حالات کا جائزہ پیش کیا۔ اس خفیہ اجلاس میں مسٹر ڈلس نے

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی-اے ایل ایل-بی

خطبہ جمعہ

وقفِ زندگی کی نئی تحریک جماعت کی ترقی کیلئے نہایت ضروری ہے

جماعت کے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ آگے آئیں اور اس تحریک کے تحت خدمتِ دین کے لئے اپنے آپکو پیش کریں

یہ مفت کا ثواب ہے جو تمہیں مل رہا ہے یہ تمہاری بدقسمتی ہوگی اگر تم اس سے محروم رہو

آنیوالے تو آتے ہی رہیں گے لیکن جو پہلے اپنے آپکو پیش کرینگے۔ انکے لئے اللہ تعالیٰ کی خاص برکتیں ہونگی

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳ جنوری ۱۹۵۸ء - بمقام ربوہ

یہ خطبہ میں اپنی ذاتی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہوں۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل (انچارج شعبہ زود نویسی)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
میں نے پہلے بھی ایک خطبہ میں بیان کیا تھا اور پھر

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

اپنی ۲۷ دسمبر کی تقریر میں بیان کیا تھا۔ کہ جماعت کے وہ دوست جنہیں سلسلہ کی تبلیغ سے لگاؤ ہو یا تعلیم و تدریس کا شوق رکھتے ہوں وہ جماعت کی ترقی کے لئے

اپنے آپ کو نئے وقف کے ماتحت پیش کریں

سلسلہ ان کی مدد کرتے گا۔ اور خود بھی ان کو کمائی کرنے کی اجازت دے گا۔ اس طرح ان کا عمدگی سے گزارہ ہوتا رہے گا۔ چار پانچ سال تک امید ہے۔ کہ مدرسہ احمدیہ جدید جو قائم ہوا ہے اس کی چار یا پانچ جماعتیں نکل آئیں گی۔ اور چونکہ یہاں اردو میں پڑھائی ہے۔ اس لئے وہ نوجوان پرائمری تک اردو میں تعلیم دے سکیں گے اور ساتھ ہی وہ واعظ اور مبلغ بھی ہوں گے۔ لیکن اس کے درمیان جو وقفہ ہے اس کو پُر کرنے کے لئے ہمیں واقفین کی ضرورت ہے۔

مجھے افسوس ہے

کہ جلسہ سالانہ سے پہلے تو بعض نوجوانوں کی درخواستیں آتی رہیں کہ ہم اپنے آپکو اس سکیم کے ماتحت وقف کرتے ہیں لیکن جب میں نے وقف کی شرائط بیان کیں تو پھر ان میں سے کسی نے بھی نہیں کہا۔ کہ ہم اپنے آپکو وقف کرتے ہیں۔ پس

میں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقف کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑینگے اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑیگا یہاں تک کہ پنجاب کا کوئی گوشہ اور کوئی مقام ایسا نہ رہے جہاں رشد و اصلاح کی کوئی شاخ نہ ہو

اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک مربی ایک ضلع میں مقرر ہو گیا۔ اور وہ دورہ کرتا ہوا ہر ایک جگہ گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹہ ٹھہرتا ہوا سارے ضلع میں پھر گیا۔ اب ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ ہمارے مربی کو ہر گھر اور ہر جھونپڑی تک پہنچنا پڑے گا۔ اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب میری اس نئی سکیم پر عمل کیا جائے۔ اور تمام پنجاب میں بلکہ

کراچی سے لیکر پشاور تک

ہر جگہ ایسے آدمی مقرر کر دیئے جائیں۔ جو اس علاقہ کے لوگوں کے اندر رہیں اور ایسے مفید کام کریں کہ لوگ ان سے متاثر ہوں۔ وہ انہیں پڑھائیں بھی اور رشد و اصلاح کا کام بھی کریں۔ اور یہ جال اتنا وسیع طور پر پھیلایا جائے کہ کوئی مچھلی باہر نہ رہے۔ کنڈی ڈالنے سے صرف ایک ہی مچھلی آتی ہے۔ لیکن اگر مہا جال ڈالا جائے تو دریا کی ساری مچھلیاں اس میں آجاتی ہیں۔ ہم ابھی تک کنڈیاں ڈالتے رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے ایک ایک مچھلی ہی ہمارے ہاتھ میں آتی رہی ہے لیکن اب مہا جال ڈالنے کی ضرورت ہے اور اس کے ذریعہ گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ کے لوگوں تک ہماری آواز پہنچ جائے۔ بلکہ

ہر گاؤں کے ہر گھر تک

ہماری پہنچ ہو۔ پہلے لڑکوں اور لڑکیوں تک ہماری پہنچ ہو۔ پھر لڑکوں اور لڑکیوں کے ماں باپ تک ہماری پہنچ ہو۔ اور اس کے بعد سارے گاؤں تک ہماری پہنچ ہو جائے پھر گاؤں سے نکل کر چار چار پانچ پانچ میل تک کے دیہات میں ہماری پہنچ ہو جائے اور پھر یہ دائرہ دس دس پندرہ پندرہ میل تک وسیع ہو جائے۔ اس کے بعد اور ترقی کرے اور یہ دائرہ تیس تیس میل تک چلا جائے پھر اور ترقی کرے۔ اور یہ دائرہ ۴۵ میل تک چلا جائے۔ پھر اور ترقی کرے۔ اور یہ دائرہ ۶۰ میل تک چلا جائے۔ پھر اور ترقی کرے اور یہ دائرہ ۷۵ میل تک چلا جائے۔ پھر اور ترقی کرے۔ اور یہ دائرہ ۹۰ میل تک چلا جائے۔ پھر اور ترقی کرے اور یہ دائرہ ۱۰۵ میل تک چلا جائے۔ پھر اور ترقی کرے اور یہ دائرہ ۱۲۰ میل تک چلا جائے۔ گویا اگر ہم صرف بیس سکول کھول دیں۔ اور ۱۵-۱۵ میل کے دائرہ میں ایک سکول رکھیں تو ۳۰۰ میل تک ہمارا دائرہ بڑھ جاتا ہے اور اگر ۲۰ سکول ایک طرف ہوں اور بیس سکول دوسری طرف ہوں تو ۳۰۰ میل ادھر اور ۳۰۰ میل ادھر ہمارا دائرہ بڑھ جاتا ہے۔

جس کے معنے یہ ہیں

کہ ہمارا دائرہ ۹۰ ہزار مربع میل تک وسیع ہو جاتا ہے۔ اور سارے پنجاب کا رقبہ ۶۲ ہزار مربع میل ہے۔ غرض اگر ہم اس تجویز پر عمل کریں۔ تو رفتہ رفتہ سارا مغربی اور مشرقی پاکستان اس کے احاطہ میں آجاتا ہے پس جب تک ہم اس مہا جال کو نہ پھیلائیں گے اس وقت تک ہم کامیاب نہیں ہو سکتے تین چار سال تک جیسا کہ میں نے بتایا ہے مدرسہ احمدیہ سے فارغ ہونے پر ہمیں ایسے نوجوان مل جائیں گے۔ جو دین کی خدمت کے لئے آگے آجائیں گے۔ اور ان کے لئے بظاہر اور کوئی کام نہیں ہوگا۔ کیونکہ ہم نے مولوی فاضل کی ڈگری کو اڑا دیا ہے۔ پہلے لڑکے مولوی فاضل پاس کر کے گورنمنٹ سروس میں چلے جاتے تھے اسلئے اب ہم نے مولوی فاضل کو اڑا دیا ہے ہم انہیں اپنے ہی امتحان پاس کرائیں گے۔ تاکہ وہ فارغ ہو کر دین کی خدمت کریں۔ آخر کوئی وجہ نہیں کہ ہم ہزاروں روپیہ خرچ کر کے فارغ التحصیل نوجوان گورنمنٹ کو دیدیں

اور وہ انہیں اپنے سکولوں میں لگا لے۔ اب جو نوجوان تعلیم حاصل کریں گے۔ وہ مجبور ہوں گے کہ دین کی خدمت کریں۔ بے شک سلسلہ بھی مجبور ہوگا کہ ان کے کھانے پینے کا مناسب انتظام کرے لیکن وہ بھی مجبور ہوں گے۔ کہ اپنے کھانے پینے کا سامان سلسلہ سے ہی لیں۔ اور

اپنی خدمات سلسلہ کیلئے وقف کریں

باہر جا کر ان کو کچھ نہیں ملے گا۔ اور ان کو نہ رکھ کر سلسلہ کو کچھ نہیں ملے گا۔ گویا دونوں ایک دوسرے کے گلے میں رسی باندھے ہوتے ہوں گے۔ مدرسہ احمدیہ کی تعلیم سے فارغ ہونے والے نوجوانوں نے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے گلے میں رسی باندھی ہوئی ہوگی۔ کہ اگر ہم سے کام نہیں لوگے تو تم کو مبلغ نہیں ملیں گے اور صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید نے ان کے گلے میں رسی باندھی ہوئی ہوگی۔ کہ اگر تم ہمارا کام نہیں کروگے تو تم کو بھی روٹی نہیں ملے گی۔ اس طرح دونو فریق مجبور ہوں گے۔ کہ ایک دوسرے کا کام کریں۔ اور ان دونو کے ملنے سے لاکھوں میل کے رقبہ میں تبلیغ کو وسیع کیا جا سکے گا۔

جہاں تک چندے کا سوال ہے میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ ہماری جماعت چندہ دینے کی عادی ہے اسلئے آہستہ آہستہ رقم آنی شروع ہو جائے گی۔ جو رقم میں نے تجویز کی ہے وہ بہت معمولی ہے یعنی صرف چھ روپیہ سالانہ ہے۔ تحریک جدید میں اسوقت بیس بائیس ہزار آدمی چندہ دے رہے ہیں۔ اگر زور دیا جائے تو کوئی بعید نہیں کہ اس سکیم میں ایک لاکھ آدمی چندہ دینے لگ جائیں۔

تحریک جدید کی رقم

بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس میں بعض لوگ پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ بلکہ سو سو روپیہ بھی دیتے ہیں۔ یہ رقم چونکہ کم ہے اسلئے کوئی بعید نہیں کہ اس سکیم میں حصہ لینے والے ایک لاکھ ہو جائیں اور اگر ایک لاکھ احمدی چھ روپیہ سالانہ کے حساب سے چندہ دے تو چھ لاکھ روپیہ آجاتا ہے اور زیادہ سے زیادہ خرچ جو ایک واقف زندگی پر اس سکیم کے ماتحت کیا جائے گا وہ ۶۰ روپیہ ماہوار ہے۔ گویا دس واقفین زندگی پر ۷۲۰۰ روپیہ سالانہ خرچ آئے گا۔ بلکہ اگر کم سے کم رقم دی جائے یعنی چالیس روپیہ ماہوار تو دس واقفین پر ۴۸۰۰ روپیہ سالانہ خرچ آئیگا اور سو واقفین ۴۸۰۰۰ روپے میں رکھے جاسکتے ہیں۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں اگر پورے طور پر اس سکیم پر توجہ دی جائے تو اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ تک بھی پہنچ سکتی ہے۔ اور اگر ڈیڑھ لاکھ آدمی چھ روپیہ سالانہ کے حساب سے چندہ دے تو نو لاکھ روپیہ سالانہ آمد ہوتی ہے۔

جس کے معنے یہ ہیں

کہ ماہوار پچھتر ہزار روپیہ آجائے گا میں نے جو سکیم پیش کی ہے وہ یہ ہے۔ کہ فی الحال صرف دس واقفین لئے جائیں۔ اور انہیں ۴۰ سے ۶۰ روپیہ تک ماہوار گزارہ دیا جائے۔ اگر نو لاکھ روپیہ سالانہ آمد ہو جائے۔ تو اس سے کئی گنا زیادہ واقفین رکھے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ ہر ایک واقف زندگی کو اگر ساٹھ روپے ماہوار دیں تو پچھتر ہزار میں ۱۲۵۰ مبلغ رکھے جاسکتے ہیں۔ اور جب صحیح رنگ میں کام شروع ہو جائے گا تو ڈیڑھ لاکھ تو کیا میرا خیال ہے پانچ چھ لاکھ احمدی اس سکیم میں چندہ دینے لگ جائیں گے اور پھر ممکن ہے کہ وہ چندہ بڑھا کر دینے لگ جائیں۔ اگر ہر ایک آدمی میرے بتائے ہوئے چندہ سے دوگنا یعنی بارہ روپیہ سالانہ دے اور

جماعت کے چھ لاکھ افراد

چندہ دیں تو ۷۲ لاکھ روپیہ سالانہ آمد ہو جاتی ہے۔ یعنی چھ لاکھ روپیہ ماہوار۔ اور اس میں ہم دس ہزار مبلغ رکھ سکتے ہیں۔ اور دس ہزار مبلغ رکھنے سے ملک کی کوئی جہت ایسی نہیں رہتی۔ جہاں ہماری رشد و اصلاح کی شاخ نہ ہو۔ پھر یہ بھی ممکن ہے کہ مشرقی بنگال والے اپنا بوجھ خود اٹھالیں۔ اور وہ خود اس سکیم کے لئے رقم جمع کر لیں۔ ایسٹ بنگال کا رقبہ صرف ۵۴ ہزار مربع میل ہے۔ اگر ایک لاکھ آدمی اس سکیم میں حصہ لے تو ان کا کام چل سکتا ہے۔ بلکہ پچاس ہزار آدمی بھی حصہ لے تو ایسٹ پاکستان اپنے کام کو سنبھال سکتا ہے۔ پس میں جماعت کو اس خطبہ کے ذریعہ

پھر تحریک کرتا ہوں

کہ نوجوان اس وقف میں اپنے نام لکھائیں۔ اور آگے آنے کی کوشش کریں۔ تاکہ جلد سے جلد انہیں مختلف جگہوں پر بٹھا دیا جائے اور دکانیں اور مدرسے کھول دیئے جائیں اور احمدیت کا پھل نکلنا شروع ہو جائے۔ یہ یاد رکھو کہ مذہب کی تبلیغ پھل کی طرح ہوتی ہے۔ اور پھل ایک دن میں نہیں نکلا کرتا۔ اگر تم کسی زمین میں گندم بو دو تو تمہیں چھ ماہ میں پھل مل جائے گا۔ لیکن باغ کا پھل بعض اوقات ۸ سال میں بھی نہیں مل سکتا۔ اگر تم باغ لگانا شروع کردو۔ اور پھر ایک ایک باغ باری باری لگاؤ۔ تو ایک باغ کا پھل تمہیں آٹھ سال بعد ملے گا۔ دوسرے کا سولہ سال بعد ملے گا۔ تیسرے کا ۲۴ سال بعد ملے گا۔ چوتھے کا ۳۲ سال بعد ملے گا۔ پانچویں کا چالیس سال بعد ملے گا۔ ساتویں کا ۵۶ سال بعد ملے گا۔ آٹھویں کا ۶۴ سال بعد ملے گا۔ نویں کا ۷۲ سال بعد ملے گا۔ دسویں کا ۸۰ سال بعد ملے گا۔ گیارھویں کا ۸۸ سال بعد ملے گا۔ بارھویں کا ۹۶ سال بعد ملے گا۔ اور تیرھویں کا ۱۰۴ سال بعد ملے گا۔ اور تم میں سے کون ہے جو کہہ سکے کہ وہ ۱۰۴ سال تک زندہ رہیگا۔

پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد اس وقف کی طرف توجہ کرے اور اپنے آپ کو ثواب کا مستحق بنائے۔ یہ مفت کا ثواب ہے جو تمہیں مل رہا ہے۔ اگر تم اسے نہیں لوگے تو یہ تمہاری بجائے دوسروں کو دیدیا جائے گا۔ دیکھو جب یہاں کے لوگوں نے احمدیت کی طرف توجہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ ایسٹ اور ویسٹ افریقہ کو آگے لے آیا۔ اسی طرح اور کئی ملک احمدیت کی طرف توجہ کرنے لگے۔ خدا تعالیٰ نے جو کام کرنا ہوتا ہے اس کے لئے وہ کوئی نہ کوئی ذریعہ نکال دیتا ہے۔ اب ایسے ایسے ملک ہیں جن میں دس دس پندرہ پندرہ ہزار احمدی ہیں۔ اگر باہر کے سارے احمدیوں کو ملا لیا جائے تو وہ پاکستان کے احمدیوں کے برابر ہو جاتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہی ہے کہ جب یہاں کے لوگوں نے احمدیت کو قبول کرنے میں سستی کی تو خدا تعالیٰ نے دوسرے ملکوں کے لوگوں کو احمدیت میں داخل کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ اگر غانا سیرالیون نائیجیریا اور ایسٹ افریقہ کے علاقوں کینیا ٹانگانیکا۔ یوگنڈا اور امریکہ کے علاقوں ٹرینیڈاڈ۔ ڈچ گی آنا۔ برٹش گی آنا۔ فرنچ گی آنا۔ یو ایس اے اور دوسرے تمام یورپین اور ایشیائی ممالک کو جہاں جہاں احمدی پائے جاتے ہیں ملا لیا جائے تو پتہ لگ جائے گا کہ انکی

مشترکہ احمدی آبادی

مغربی پاکستان کی احمدی آبادی سے کم نہیں۔ خدا تعالیٰ کو اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ سارے احمدی ایک ہی ملک میں پائے جائیں بلکہ وہ جہاں چاہتا ہے احمدیت کو پھیلا دیتا ہے۔ پہلے مغربی پاکستان نے احمدیت کی طرف توجہ دی تو خدا تعالیٰ نے مغربی پاکستان میں احمدیوں کی تعداد کو بڑھا دیا پھر ایسٹ پاکستان نے اس طرف توجہ کی تو خدا تعالیٰ نے وہاں ایک بہت بڑی تعداد احمدیوں کی پیدا کر دی۔ پھر اس نے احمدیت کو سیرالیون غانا نائیجیریا۔ ٹرینیڈاڈ۔ برٹش گی آنا۔ فرنچ گی آنا۔ ڈچ گی آنا۔ یو ایس اے۔ ویسٹ اور ایسٹ افریقہ۔ اور دوسرے علاقوں میں پھیلانا شروع کر دیا۔ ان سارے علاقوں کی احمدی آبادی کو ملا لیا جائے تو غالباً وہ

مغربی پاکستان کی احمدی آبادی

سے کم نہیں ہوگی۔ پھر بیرونی ممالک میں تو بیس تیس سال سے تبلیغ ہو رہی ہے اور یہاں ۷۰ سال سے تبلیغ ہو رہی ہے اور پھر جتنے مبلغ اس ملک کو ملے ہیں دوسرے ممالک کو نہیں ملے۔ مثلاً حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ تھے مولوی ابو العطاء صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب شمس ہیں اور پھر اور بہت سے مبلغ ہیں جن کے نام اسوقت ذہن میں نہیں آ رہے۔ یہ سب اسی ملک میں تبلیغ کرتے رہے۔ پرانے زمانہ میں قاضی امیر حسین صاحب رضی اللہ عنہ تھے۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ تھے۔ مولوی برہان الدین صاحب رضی اللہ عنہ تھے اور شیخ غلام احمد صاحب رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ لوگ باہر جاتے تھے اور تبلیغ احمدیت کرتے تھے پھر پروفیسر عبد القادر صاحب کے چچا

مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری

تھے۔ انکی تعلیم صرف مڈل تک تھی مگر انگریزی زبان میں انہیں اتنی مہارت تھی کہ ایک دفعہ مدراس میں انکا لیکچر ہوا تو گورنر انکا لیکچر سننے کیلئے آیا اور بعد میں اس گورنر نے کہا کہ ہم بھی اتنی اچھی انگریزی نہیں بول سکتے جتنی اچھی انگریزی مولوی صاحب نے بولی ہے۔ انہوں نے ایک کتاب "تائید حق" بھی لکھی ہے جو نہایت اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔ میں نے ایکدفعہ اس کتاب کو پڑھنا شروع کیا تو میں اس وقت تک سویا نہیں جبتک کہ میں نے اس ساری کتاب کو ختم نہ کر لیا۔ مولوی حسن علی صاحب شروع شروع میں ایمان لائے پھر احمدیت کی تبلیغ کیلئے ملک کے مختلف علاقوں میں پھرتے رہے۔ انکی تعلیم معمولی تھی مگر ذاتی مطالعہ سے انہوں نے اپنی لیاقت بڑھالی تھی۔ اسی طرح دوسرے لوگ بھی ذاتی مطالعہ سے اپنی قابلیت بڑھا سکتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ ہمت ہو۔ جب ہمت گر جاتی ہے تو انسان سمجھ لیتا ہے کہ میں کچھ نہیں کر سکتا لیکن اگر کوئی تھوڑا سا کام کرنیوالا آدمی بھی ہو تو میں نے دیکھا ہے کہ وہ دوسروں

بہت آگے نکل جاتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ کئی بی۔اے بی۔ٹی ہوتے ہیں۔ مگر جب ان کے سپرد کوئی کام کیا جائے تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم سے یہ نہیں ہو سکتا۔ ہماری طبیعت کا اس کام سے کوئی لگاؤ نہیں۔ لیکن مولوی حسن علی صاحب صرف مڈل پاس تھے اور انہوں نے وہ کام کیا جو آجکل کے بی۔اے بی۔ٹی بھی نہیں کر سکتے۔ اُن کا یہ کہنا کہ فلاں کام ہم سے نہیں ہو سکتا۔ یا ہماری طبیعت اس طرف راغب نہیں محض دھوکہ اور فریب ہوتا ہے وہ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی مرضی کے باوجود ہم اپنی طبیعت کو اس طرف راغب کرنا نہیں چاہتے۔

یہ اصل فقرہ ہے

جو انہیں کہنا چاہیئے۔ لیکن وہ یہ فقرہ نہیں کہتے۔ بلکہ کہتے ہیں کہ ہماری طبیعت کا اس طرف لگاؤ ہی نہیں۔ حالانکہ خدا تعالےٰ تو کہتا ہے کہ ہم نے ہر انسان کو اعلےٰ قوتیں دے کر بھیجا ہے اور اسے احسن تقویم میں پیدا کیا ہے۔ اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ ہماری طبیعت کا اس طرف لگاؤ نہیں تو یہ محض بہانہ ہوتا ہے۔ دراصل لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے کہہ دیا کہ ہم فلاں کام نہیں کرتے۔ تو دوسرے ناراض ہوں گے۔ اس لئے وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہماری طبیعت کا اس سے لگاؤ نہیں۔

پس ضرورت اس بات کی ہے کہ تم

اپنے اندر روحانیت پیدا کرو

اور تقویٰ پیدا کرو۔ بھلا یہ تو دیکھو کہ اب تو صدر انجمن احمدیہ یا تحریک جدید کچھ نہ کچھ دیتی ہے۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا تھا تو ان کے پاس کونسا روپیہ تھا۔ جب خدا تعالےٰ نے آپ کو فرمایا کہ اُٹھ اور دنیا سے کہہ کہ میں مسیح موعود ہوں۔ تو آپ کے پاس کوئی پیسہ نہ تھا۔ پھر بھی آپ کھڑے ہو گئے۔ اور لوگوں کو کہنا شروع کر دیا کہ میں مسیح موعود ہوں اور اس کی پہلی جزا آپ کو یہ ملی کہ آپ کو دائیں بائیں اور آگے پیچھے سے پتھر پڑنے شروع ہو گئے لیکن آپ پھر بھی کام کرتے رہے اور کبھی بھی خدا تعالےٰ سے یہ نہ کہا کہ اے اللہ تو نے مجھے کس مصیبت میں ڈال دیا ہے۔ پہلے تو تو نے مجھے مسیح موعود بنا کر کیا تھا اور یہاں یہ صورت حال ہے کہ چاروں طرف سے پتھر پڑ رہے ہیں۔

آپ ایک دفعہ لاہور تشریف لے گئے وہاں ایک اور شخص بھی تھا جس نے

مسیح موعود ہونے کا دعویٰ

کیا ہوا تھا۔ اس کا بھائی بعد میں توبہ کر کے احمدی ہو گیا تھا۔ بڑا سادہ آدمی تھا۔ ڈاڑھی اس نے سکھوں والی رکھی ہوئی تھی۔ وہ قادیان میں بھی آیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ میں لاہور گیا تو وہ دوانہ مجھے پکڑ کر لے آیا اور کہنے لگا یہ میرا شکار ہیں۔ وہ سارا دن ان کی خدمت کرتا تھا۔ کھانا کھلاتا تھا۔ ان کے کپڑے دھوتا اور جوئیں نکالتا تھا۔ یہ سلوک دیکھ کر انہوں نے احمدی تو ہونا ہی تھا۔ سنا ہے کہ اب وہ فوت ہو گیا ہے اس کا بھائی سخت مخالف تھا۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انارکلی میں سے گذر رہے تھے اور آپ کے ساتھ شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم اور بعض اور دوست تھے کہ اس نے پیچھے سے آ کر آپ کی پیٹھ پر اچانک زور سے لات ماری جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام گر گئے۔ شیخ رحمت اللہ صاحب اسے مارنے پر آمادہ ہوئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا شیخ صاحب اسے کچھ نہ کہیں۔ اس نے مجھے یہ سمجھ کر مارا ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتا ہوں۔ اگر اسے پتہ ہوتا کہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک نہیں کرتا تو یہ ایسی حرکت ہی کیوں کرتا۔

ہماری جماعت میں ایک

پروفیسر عبد اللہ صاحب

ہوا کرتے تھے۔ وہ واقعہ میں پروفیسر نہیں تھے بلکہ ان کا نام پروفیسر اس لئے پڑ گیا تھا کہ وہ شعبدہ بازی اور مداریوں کے کرتب وغیرہ جانتے تھے۔ ایک دفعہ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم لاہور سے قادیان گئے۔ تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے شکایت کی کہ پروفیسر صاحب بڑے تیز مزاج ہیں۔ اگر کوئی ان کے سامنے حضور کو بُرا بھلا کہے تو وہ اسے گالیاں دینے لگ جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں خبردار اگر تو نے اب کے گالی نکالی تو میں تیرے منہ پر مکّہ ماروں گا۔ تو کون ہوتا ہے جو حضرت صاحب کو گالیاں دے کچھ دنوں کے بعد پروفیسر صاحب قادیان آئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں بلایا اور فرمایا۔ پروفیسر صاحب میں نے سنا ہے کہ آپ کے سامنے جب مجھے کوئی بُرا بھلا کہے تو آپ اس سے لڑنے لگ جاتے ہیں آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے اور

صبر اور تحمل سے کام لینا چاہیئے

اللہ تعالےٰ نے ہمیں نرمی کی تعلیم دی ہے سختی کی تعلیم نہیں دی۔ ان کی طبیعت بڑی تیز تھی۔ یہ سنتے ہی ان کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور کہنے لگے میں یہ بات ماننے کے لئے بالکل تیار نہیں۔ آپ کے پیر (یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کو اگر کوئی بُرا بھلا کہے تو آپ فوراً اس سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور مجھے کہتے ہیں صبر کرو۔ خود تو کہتے ہیں کہ

الا اے دشمن نادان و بے راہ بترس از تیغ بران محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام و نشاں است بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

یعنی اے مخاطب اگر تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کرتا ہے تو جان لے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ نے ایک تلوار بھی دی ہوئی ہے تو اس سے ڈر اور اگر تجھے یہ خیال ہے کہ اس زمانہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی کرامت نہیں۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کے پاس آ اور ان سے کرامت دیکھ لے۔ ان دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لیکھرام کی بدزبانیوں کے مقابلہ میں یہ شعر کہے تھے۔ انہی کی طرف پروفیسر عبد اللہ صاحب نے اشارہ کیا اور کہا کہ آپ کے پیر کو اگر کوئی بُرا بھلا کہتا ہے تو آپ فوراً جوش میں آ جاتے ہیں اور اسے مباہلہ کا چیلنج دے دیتے ہیں لیکن اگر کوئی میرے پیر کو گالیاں دے تو آپ کہتے ہیں صبر کرو۔ میں ایسی بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔

صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید

کا بھی ایک اسی قسم کا واقعہ ہے۔ ایک دفعہ میاں چٹو جو قریشی محمد حسین صاحب موجد مفرح عنبری لاہور والوں کے دادا تھے اور اہل قرآن میں سے تھے انہوں نے ایک عرب کو جو ہندوستان میں آیا ہوا تھا لکھنؤ سے بلایا۔ ان کی غرض یہ تھی کہ اگر وہ شخص اہل قرآن ہو گیا تو عرب میں یہ مذہب پھیل جائے گا۔ میاں چٹو اس عرب کو قادیان لائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کرائی۔ گفتگو کے دوران میں

وفات مسیح کا ذکر

آ گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ پنجابی تھے اور آپ مولویوں کی طرح تلفظ ادا نہیں کرتے تھے۔ اس لئے آپ نے سادہ طریق پر قرآن کہہ دیا۔ اس پر وہ عرب کہنے لگا کہ مسیح موعود بنا پھرتا ہے اور قرآن کہنا بھی نہیں آتا ق کی بجائے کاف کہتا ہے۔ اس کی زبان سے یہ لفظ نکلے ہی تھے کہ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہیدؓ نے یکدم اپنا ہاتھ اٹھایا اور اسے مارنا چاہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی عبد الکریم صاحبؓ سے کہا ان کا ہاتھ پکڑ لیں اور جب تک یہ لوگ اس مجلس سے اٹھ کر چلے نہ جائیں انہیں چھوڑیں نہیں۔ اور صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کا یہ حال تھا کہ وہ کانپتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے مجھے چھوڑ دیں اسے پکڑ کر دکھاؤں گا اس نے

حضرت صاحب کی ہتک کی ہے

پروفیسر عبد اللہ صاحب جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے یو پی کے رہنے والے تھے ادھر سارے ہندوستان میں تماشے دکھاتے پھرتے تھے۔ پھر وہ قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلیم حاصل کی۔ اس وقت ان کے پاس ایک پیسہ بھی نہیں تھا۔ وہ پہلے بڑے بڑے سرکسوں کے مالک تھے۔ قادیان آئے تو ان کی یہ حالت تھی کہ وہ مہمان خانہ میں بیٹھ جاتے۔ اور کوئی لڑکا آتا تو اُسے سیر میں دکھا دیتے اور وہ آنہ یا دونی دے دیتا اور اس میں گذارہ کر لیتے۔ کچھ عرصہ تک وہ پھیری کا کام بھی کرتے رہے۔ جب وہ لوگ اس طرح گذارہ کر لیا کرتے تھے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے نوجوان اس طرح گذارا نہ کر سکیں۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں لوگ اپنا وسیع کاروبار چھوڑ کر قادیان آ گئے تھے اور وہاں پر کسی نہ کسی طرح اپنی روٹی کما لیتے تھے اور گذارہ کر لیتے تھے۔ جو مالدار لوگ اس زمانہ میں آئے ان کا بھی یہ حال تھا کہ انہوں نے اپنے سب مال لٹا دیئے مثلاً

سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب مدراسیؓ

تھے ان کی تجارت بڑی وسیع تھی مگر انہوں نے اپنا سارا روپیہ آہستہ آہستہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیدیا۔ بعد میں جب وہ دیوالیہ ہو گئے۔ تو ان کے ایک دوست سیٹھ لال جی وال جی تھے اور وہ بھی بہت بڑے تاجر تھے۔ سیٹھ صاحب نے انہیں تحریک کی کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعا کرایا کریں۔ اس میں بڑی برکت ہوتی ہے۔ اور پھر کہا میں آپ کو ماہوار نذرانہ کے طور پر ایک بڑی رقم بھجوایا کرتا تھا آپ بھی انہیں نذرانہ بھجوایا کریں۔ چنانچہ انہوں نے ساڑھے تین سو روپیہ ماہوار بھجوانا شروع کر دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان میں روحانیت پائی جاتی تھی۔ ورنہ وہ سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب مدراسی کو کہہ دیتے کہ آپ نے دعا کرا کے کیا لیا ہے کا تو

پہلا کاروبار بھی نہ رہا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ وہ خوب جانتے تھے۔ کہ انہیں جو برکتیں ملی ہیں۔ وہ روحانی ہیں۔ اور ان کو بھی روحانی برکتیں ہی ملیں گی۔ اس لئے انہوں نے سیٹھ عبد الرحمان صاحب مدراسی کی نصیحت پر عمل کرنا شروع کر دیا پھر ہمارے ایک دوست

چوہدری رستم علی صاحب تھے

پہلے وہ سپاہی تھے۔ پھر کانسٹیبل ہو گئے پھر سب انسپکٹر بنے پھر پراسیکیوٹنگ انسپکٹر بنے۔ اس وقت تنخواہیں بہت تھوڑی تھیں۔ آج کل تو ایک سپاہی کو مہنگائی الاؤنس وغیرہ ملا کر قریباً ساٹھ روپیہ ماہوار مل جاتے ہیں۔ لیکن ان دنوں سپاہی کو غالباً گیارہ روپے۔ تھانیدار کو ۵۰ روپے اور انسپکٹر کو ۷۵ یا سو روپے ملتے تھے۔ اور پراسیکیوٹنگ افسر کو سو سے کچھ زیادہ ملتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ وہ اپنی تنخواہ کا ایک بڑا حصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھجوا دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ انہیں یکدم آرڈر آ گیا کہ ان کو عہدہ میں ترقی دی جاتی ہے۔ اور تنخواہ اتنی بڑھائی جاتی ہے۔ اس کے بعد ان کی تنخواہ میں جو بڑھوتی ہوئی وہ ساری کی ساری وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے حضرت صاحب کو جو خط لکھا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے پڑھنے کے لئے دیا۔ میں نے پڑھ کر بتایا کہ یہ خط چوہدری رستم علی صاحب کا ہے۔ اور انہوں نے لکھا ہے کہ میں سو روپیہ تو پہلے ہی بھیجا کرتا تھا۔ لیکن اب میری تنخواہ میں ۸۰ روپے کی ترقی ہوئی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ محض حضور کی دعاؤں کے طفیل ہوئی ہے۔ اور آپ کے لئے ہوئی ہے۔ اس لئے اب میں آپ کو ۱۸۰ روپے ماہوار بھیجا کروں گا۔ میں اس بڑھوتی کا مستحق نہیں ہوں بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ میں پہلی تنخواہ کا بھی مستحق نہیں تھا۔ وہ بھی اللہ تعالےٰ مجھے آپ کی خاطر ہی دے رہا ہے۔ اب دیکھو اللہ تعالےٰ نے سلسلہ کو جو مالدار دیئے تھے وہ بھی کیسی کیسی قربانیاں کرتے تھے۔ اور پھر ان قربانیوں میں بڑھتے چلے جاتے تھے۔

خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کو دیکھ لو

اللہ تعالےٰ ان پر رحم کرے بیشک آخر میں ان میں بگاڑ پیدا ہوا۔ لیکن شروع شروع میں وہ پشاور میں نہایت کامیاب وکیل تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک مقدمہ ہوا تو آپ نے خواجہ صاحب کو لکھا۔ کہ اس اس طرح ایک مقدمہ ہے۔ جس میں ایک احمدی وکیل کی نگرانی کی ضرورت ہے۔ اس پر آپ اپنی کامیاب وکالت چھوڑ کر پشاور سے گورداسپور آ گئے۔ گو ایک بات ضرور ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ آخر شاید کرے بھی اسی کی وجہ سے تھے۔ اور وہ یہ کہ جب ان پر تنگی آتی تھی تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روپیہ مانگ لیا کرتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں شاید یہی کمزوری بعد میں ان کی خرابی کی وجہ ہوئی ورنہ انہوں نے بھی

بہت قربانی کی تھی

بلکہ میں سمجھتا ہوں ان کی قربانی اپنے سب ساتھیوں سے زیادہ تھی۔ مولوی محمد علی صاحب کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے بڑی قربانی کی۔ انہوں نے اسلامیہ کالج لاہور کی پروفیسری چھوڑی تھی۔ اور اس وقت پروفیسری کی تنخواہ ۸۰-۹۰ روپے ماہوار ہوا کرتی تھی۔ اور انہوں نے قادیان آ کر انجمن سے بیس روپیہ ماہوار تنخواہ لی لیکن حقیقت میں ان کو بیس نہیں بلکہ ایک سو بیس روپیہ ماہوار تنخواہ ملا کرتی تھی۔ بیس روپے انجمن کی طرف سے ملتے تھے۔ اور ایک سو روپے ماہوار ان کے لئے نواب صاحب انجمن کو دیا کرتے تھے۔ غرض مولوی محمد علی صاحب نے تو قادیان جا کر فائدہ اٹھایا لیکن خواجہ صاحب نے اپنی کامیاب وکالت چھوڑ دی۔ انہوں نے

مولوی محمد علی صاحب

جیسا فائدہ نہیں اٹھایا۔ ہاں اگر کبھی ضرورت ہوتی۔ تو حضرت صاحب سے کچھ مانگ لیا کرتے تھے۔ مولوی محمد علی صاحب نے قادیان آ کر تنخواہ لی۔ اور پھر اسے بڑھاتے چلے گئے شیخ رحمت اللہ صاحب ان کی تائید کیا کرتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ ان کی تنخواہ بہت تھوڑی ہے۔ اس لئے ان کی تنخواہ بڑھانی چاہیئے۔ ایک دفعہ میں نے کہا۔ مولوی صدر دین صاحب کی تنخواہ بھی بڑھانی چاہیئے۔ تو مولوی محمد علی صاحب کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور کہنے لگے آپ یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ میں نے کوئی قربانی نہیں کی۔ میں نے کہا۔ یہ بات نہیں بلکہ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مولوی صدر دین صاحب نے بھی تو قربانی کی ہے ان کی تنخواہ بھی بڑھانی چاہیئے

تو یاد رکھو۔ آنے والے آئیں گے۔ اور انہیں رزق بھی خدا تعالےٰ دے گا۔ مگر پہلے آنے والوں کے لئے بہت برکت ہو گی۔ جو پہلے آئیں گے ان کے لئے جنت کے دروازے پہلے کھولے جائیں گے۔ اور جو بعد میں آئیں گے۔ ان کے لئے جنت کے دروازے بھی بعد میں کھولے جائیں گے۔

زمین خریدنے کے خواہشمند احباب کیلئے

ضروری اعلان

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جنوب مشرق میں جو دوصد کنال (۲۰۰ کنال) زمین فروخت کرنے کا اعلان کیا گیا ہے یہ زمین اس وقت بحساب (-/-/۶۰۰ روپے) چھ صد روپیہ کنال ریزرو کی جا رہی ہے۔ خواہشمند احباب کے لئے موقعہ ہے کہ فوری توجہ کریں۔ اور اس رعایتی مقررہ نرخ سے فائدہ اٹھائیں۔ یعنی پوری رقم بھجوا کر زمین ریزرو کرنے کی درخواست دیں۔ خیال رہے کہ یہاں دس مرلہ اور ایک کنال کے پلاٹ ہونگے۔ اسلئے کم از کم دس مرلہ اور زیادہ جتنی زمین کی ضرورت ہو درخواست کی جا سکتی ہے (سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

دعوت ولیمہ

مورخہ ۷ر جنوری کو مکرم محمود احمد صاحب مختار واقف زندگی کی دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں دیگر متعدد بزرگان سلسلہ واحباب کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی تشریف لا کر دعا فرمائی۔

مختار صاحب کا نکاح گذشتہ اپریل میں زرینہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب کے ساتھ ہوا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے مبارک کرے

اعلان نکاح

۳۰ر دسمبر ۵۷ء بروز سوموار بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں حضرت مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے عزیزم مرزا ناصر احمد ابن مکرم محترم مرزا اعظم بیگ صاحب کا نکاح عزیزہ بشریٰ خانم صاحبہ بنت مکرم محترم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے مبارک کرے۔ آمین

(سید عبد اللہ شاہ دار الصدر ج ربوہ)

درخواست دعا

محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی عام طبیعت تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ لیکن فالج اور گذشتہ بیماری کے اثرات کی وجہ سے ابھی تک کمزوری اتنی ہے کہ کروٹ بھی خود نہیں بدل سکتے۔ البتہ اگر بٹھا دیا جائے تو دو تین گھنٹے بیٹھ کر مطالعہ وغیرہ بخوبی کر سکتے ہیں۔ دایاں ہاتھ تو فالج کی وجہ سے پہلے ہی کام نہیں کرتا لیکن اب چند دنوں سے بائیں ہاتھ کی دو انگلیوں پر بھی اثر ہے۔ جس کی وجہ سے کھانا خود نہیں کھا سکتے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت عطا فرمائے۔

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد

مجالس انصار اللہ کی توجہ کیلئے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں سے ہے "یحیی الدین و یقیم الشریعۃ" (تذکرہ) کہ مسیح موعودؑ دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کریگا۔ اس الہام سے حضورؑ کی بعثت کا مقصد ظاہر ہے۔ علاوہ ازیں حضورؑ نے اپنی کتب میں اس بات کو صراحت سے بیان فرمایا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے چودھویں صدی میں تشریف لائے جبکہ تورات پر عمل منقطع ہو چکا تھا۔ اسی طرح میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چودھویں صدی میں آیا ہوں جبکہ قرآن پر عمل منقطع ہو چکا تھا۔ اس سے بھی ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض دین کو زندہ کرنا اور قرآن کریم پر عمل کرانا ہے۔ درحقیقت مسلمانوں پر جو ادبار کی صورت ہے اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ قرآن کریم کو چھوڑ دیا گیا۔ حضورؑ فرماتے ہیں ؎

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم فرقاں کو بھلایا (دُرِّ ثمین)

اور اس بارہ میں قرآن کریم میں پیشگوئی بھی تھی۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا (فرقان پ ۱۹) کہ رسول فرمائے گا۔ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو متروک و مہجور بنا دیا ہے۔ پس ضرور تھا کہ ایسا ہوتا۔ تا خدا کے دونو کلام پورے ہوتے۔ یہ بھی کہ مسلمان قوم قرآن کریم کو مہجور کی طرح کر دیگی۔ اور یہ بھی کہ مسیح موعود علیہ السلام آ کر قرآن کریم کو دوبارہ قائم کریں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی بناء پر اپنی جماعت کو تعلیم دی ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے۔ وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر نجات یافتہ لکھے جاؤ۔" (کشتیٔ نوح)

یہ مختصر نوٹ جماعت کی مجالس انصار اللہ کی توجہ کے لئے میں نے سپردِ قلم کیا ہے۔ تاکہ ہمارے احباب قرآن کریم کے معانی اور مطالب کی طرف خاص توجہ دیں اور اب جبکہ سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تفسیر صغیر بھی شائع ہو چکی ہے۔ اور احباب نے ہاتھوں ہاتھ اُسے لے لیا ہے۔ پس اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ مرکزی مجلس انصار اللہ کے فیصلہ کے مطابق گزشتہ سال ایک پارہ کا امتحان لیا گیا تھا۔ اور نتیجہ الفضل میں شائع کر دیا گیا تھا۔ احباب انصار اللہ کی شمولیت گو پہلے سے زیادہ تھی اور ساری مجالس انصار اللہ کی نسبت سے بہت قلیل بلکہ اقل کہنا چاہیئے رہی۔ میں اس مختصر تحریک کے ذریعہ مجالس انصار اللہ کو توجہ دلاتا ہوں۔ مہربانی کر کے وہ کوشش کر کے اور بار بار توجہ دلا کر قرآن کریم کے ترجمہ اور مطالب سیکھنے کی طرف احباب کو لگائیں۔ اور اس نور کو اپنے اندرون خانہ میں جگہ دیں۔ اور کوچ کرنے سے پیشتر اُسے منور کر لیں۔ ونعم ما قال المسیح الموعودؑ

اے بے خبر بخدمتِ فرقاں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

قمر الدین مولوی فاضل
قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ

ضروری اعلان

گذشتہ سال فتنہ منافقین کے آغاز میں سندھ سے یہ شکایت آئی تھی کہ محمد یامین صاحب پیغامیوں کی کتب فروخت کرتے ہیں۔ محمد یامین صاحب نے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے معافی مانگ لی تھی۔

اس کے بعد ان کے بیٹے محمد صالح نور صاحب کے متعلق یہ شکایات آئیں کہ ان کا تعلق فتنہ انگیزوں کے ساتھ ہے۔ جس پر نظارت ہذا کی طرف سے ایکشن لیا گیا۔ پھر محمد صالح نور صاحب نے بار بار معافی مانگی۔ ان کو اس شرط پر معاف کیا گیا کہ وہ بلا اجازت ربوہ نہ آئیں۔ مگر انہوں نے اس کی پابندی نہیں کی اور نظام کو توڑا بلکہ یہ بھی ثابت ہے کہ محمد صالح نور صاحب کے تعلقات بدستور فتنہ انگیزوں سے چلے آ رہے ہیں۔ اور جب اشد ترین منافقوں میں سے ایک نے ایک موقعہ پر ان سے کہا کہ "تم کو تو بلا اجازت ربوہ جانا منع ہے تم کس طرح وہاں جاتے ہو" تو انہوں نے اس کو جواب دیا "ایسے حکم بھاڑ میں پڑیں۔ میرا خسر مر رہا ہے میں اسکو دیکھنے جا رہا ہوں" ان کا یہ فقرہ بتا رہا ہے کہ ان کو جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ صالح نور صاحب ربوہ میں اپنے والد محمد یامین صاحب کے یہاں ٹھہرتے ہیں۔ اس طرح باپ بیٹا دونوں خلاف ورزی احکام سلسلہ کے مرتکب ہوئے۔

محمد یامین صاحب کے داماد قریشی عبد الوحید صاحب کی بعض ایسی غیر مومنانہ حرکات پکڑی گئیں۔ جن کے معلوم ہونے کے بعد ان سے دوستانہ اور رسم و رواج کے ماتحت تعلقات رکھنے ناجائز تھے دفتر متعلقہ نے محمد یامین صاحب کو بلوا کر قریشی عبد الوحید صاحب کی تحریریں پڑھوائیں کہ وہ خود اپنے داماد کے خط پڑھ لیں۔ اس پر محمد یامین صاحب نے اپنے۔ اپنی بیوی اور بیٹوں کی طرف سے اخبار میں یہ اعلان شائع کروا دیا تھا کہ آئندہ ہم ایسے داماد سے کوئی تعلق تمدنی یا معاشرتی نہیں رکھیں گے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ اعلان بھی منافقانہ تھا۔ اس جلسہ پر محمد صالح نور صاحب ربوہ میں دیکھے گئے۔ جب محمد یامین صاحب سے دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے بتایا کہ وہ قریشی عبد الوحید صاحب کے بھٹہ کا روپیہ دینے آئے تھے۔ جہاں وہ ملازم تھے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سال بھر وہ ایک ناپسندیدہ انسان کی ملازمت اور صحبت میں رہے اور جماعتی احکام کی خلاف ورزی کرتے رہے۔

ان حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد صالح نور صاحب کا تعلق جماعت سے نہیں ہے اگر وہ اپنے آپ کو احمدی کہیں۔ تو اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ خدا تعالیٰ سے ہے احباب مطلع رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۹/۱۲/۵۷ بروز بدھ مکرم حمید اللہ خاں صاحب ابن محمد عبد اللہ خان صاحب کا نکاح عزیزہ ناصرہ بیگم بنت خواجہ محمد صادق صاحب جہلم سے بعوض ایک ہزار مہر حضور ایدہ اللہ نے مسجد مبارک میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے برکت کا موجب بنائے۔ آمین (خاکسار بشارت احمد بشیر۔ نائب وکیل التبشیر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے لئے

اجتماعی دعا اور صدقہ

محلہ دار الصدر جنوبی کی طرف سے ماہ دسمبر ۵۷ء میں حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی صحت و عافیت اور تندرستی کے لئے دو بکرے صدقہ کے طور پر ذبح کئے گئے۔ بعد ازاں اجتماعی دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری اس قربانی اور دعا کو قبول فرما کر حضور پر نور کو صحت و تندرستی والی اور کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

(مقبول احمد ذبیح شاہد۔ پریذیڈنٹ محلہ ہذا)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی مومن کو کوئی اعتراض ہو تو وہ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ کو اطلاع کر سکے۔ (سیکرٹری)

نمبر ۱۴۷۲۹ میں نذیراں بیگم زوجہ عبدالرحیم عرف جرنیل قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ہڑپہ۔ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

حق مہر مبلغ ۔/۳۰۰ روپے۔ زیور طلائی وزنی ۱۱ تولہ قیمت ۔/۱۱۴۲ روپے۔ کل میزان ۔/۱۴۴۲ روپے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری وقت وفات جو جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ: نذیراں بیگم بقلم خود
گواہ شد: غلام رسول ولد رحمت خاں۔ ہڑپہ ضلع منٹگمری
گواہ شد: نشان انگوٹھا خاوند موصیہ عبدالرحیم المعروف جرنیل

نمبر ۱۴۷۳۱ میں امۃ الرشید بیگم زوجہ محمد ادریس قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن 99/6-R ڈاکخانہ 99/6-R ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ ہے۔ اور زیور طلائی ۲ تولہ قیمت مبلغ دو صد اٹھائیس روپے کل میزان سات صد اٹھائیس روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

الامۃ: امۃ الرشید بیگم زوجہ محمد ادریس مہر چک 99/6-R ضلع منٹگمری
گواہ شد: سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان
گواہ شد: نذیر احمد خاں سیکرٹری مال جماعت احمدیہ منٹگمری

نمبر ۱۴۷۵۴ میں ڈاکٹر ملک غلام احمد ولد ملک برکت علی صاحب قوم افغان ککے زئی پیشہ ڈاکٹری عمر ۷۵ سال پیدائشی احمدی ساکن مسجد احمدیہ منٹگمری ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۶/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ

اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد تقریباً ۳۰۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے بوقت وفات جو میری جائیداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم الحروف سید عزیز احمد شاہ۔

العبد: غلام احمد بقلم خود دارالفضل بیڈیکل حال بصیر پور ضلع منٹگمری۔
گواہ شد: عبدالحق ناصر سیکرٹری اصلاح و ارشاد مسجد احمدیہ منٹگمری
گواہ شد: نذیر احمد خاں سیکرٹری مال منٹگمری شہر

نمبر ۱۴۷۵۶ میں سید مصدق احمد شاہ ولد سید معین علی شاہ قوم سید پیشہ ہومیو پیتھک ڈاکٹر عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ تڑیچاں۔ ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت تک کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ کیونکہ والدین بفضل تعالیٰ حیات ہیں۔ میری گذر اوقات میری کاروباری آمد پر منحصر ہے۔ جو کہ تقریباً ایک سو روپے ماہوار ہے۔ اور اس میں کمی بیشی بھی ہو سکتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اور یہ حصہ تا زیست ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میں نے اپنی زندگی میں کوئی جائیداد بنائی تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو کرتا رہوں گا۔ نیز اگر میرے مرنے پر کوئی یا جس قدر بھی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد: ڈاکٹر سید مصدق احمد شاہ
گواہ شد: بقلم خود سید اکبر علی شیخپورہ ضلع گجرات
گواہ شد: میاں خاں امام صلوٰۃ شیخپور ضلع گجرات

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

نمبر ۱۴۵۱۵ میں ہدایت اللہ ولد چوہدری داد بخش خاں قوم مسن پیشہ ملازمت عمر ۵۱ سال پیدائشی احمدی ساکن مسن باڈہ ڈاکخانہ باڈہ ضلع لاڑکانہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۰/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد غیر منقولہ رہائشی مکان خام بمقام مسن باڈہ جس کی قیمت ۔/۴۰۰ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ میری آمد بذریعہ ملازمت مبلغ ۔/۴۵ روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہونگا نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: ہدایت اللہ
گواہ شد: مولوی محمد جعفر امام الصلوٰۃ مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ
گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

نمبر ۱۴۷۴۱ میں نور جہاں بیگم زوجہ علاء الدین قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۹ء ساکن گوٹھ علاء الدین ڈاکخانہ دریا خاں مری ضلع نوابشاہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۹/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حق مہر مبلغ ۔/۵۰۰ روپے جو کہ میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں زیور طلائی وزنی کل ۔/۱۲ تولہ جس کی قیمت ۔/۱۲۶۰ روپے ہے۔ کل میزان ۔/۱۷۶۰ روپے ہیں۔

میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الامۃ: نشان انگوٹھا نور جہاں بیگم
گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔
گواہ شد: غلام نبی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوٹھ امام بخش

نمبر ۱۴۷۶۱ میں حوا اماں بیوہ شیخ سبی چاریکر قوم ... پیشہ خانگی امور عمر ۶۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن کولمبو صوبہ سیلون بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ

آج بتاریخ ۱۹ اپریل ۱۹۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں۔ صرف مندرجہ ذیل منقولہ جائیداد ہے۔ ایک طلائی ہار قیمتی ۔/۸۰ روپے ایک طلائی انگوٹھی قیمتی ۔/۴۰ روپے ایک طلائی جوڑی کانٹے قیمتی ۔/۳۰ روپے کل میزان ۔/۱۵۰ روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ نیز مجھے مبلغ ۔/۵۰ روپے بطور جیب خرچ میرے بچوں سے ملتا ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد علاوہ مندرجہ جائیداد کے ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: Sign of Thumb Hawa Umma
گواہ شد: M faiq 19.4.57 S.L.M. A Jward 19-4-57
گواہ شد: M. J. Munir 19.4.57

نمبر ۱۴۷۰۸ میں چوہدری محمد الدین ولد چوہدری رحیم الدین صاحب قوم لنگاہ پیشہ کاشتکاری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن بہاولپور ڈاکخانہ بغداد الجدید ضلع بہاولپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۵/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ کاشت تربوز پر ہے جو اس وقت تقریباً ۔/۱۰۰ روپیہ سالانہ آمد ہوتی ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میری جائداد اگر کوئی ثابت (منقولہ یا غیر منقولہ) ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصے کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ اور میں یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ تا زندگی مجھے جو کچھ آمد ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ میں ادا کرتا رہوں گا۔

العبد: محمد الدین بقلم خود
گواہ شد: محمود احمد بقلم خود چک ۳۲ فتح ضلع بہاولپور
گواہ شد: سلطان احمد انسپکٹر بیت المال موصی ۴۴۲۷ حال وارد بہاولپور
تحریر کنندہ محمد عقیل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بہاولپور کلرک محکمہ نہر

برطانوی وزیر اعظم ہیرلڈ میکملن سے صدر سوکارنو کی ملاقات

نئی دہلی ۹ر جنوری۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ہیرلڈ میکملن نے صدر انڈونیشیا مسٹر سوکارنو سے مغربی نیوگنی کے تنازعہ پر بات چیت کی۔ یہ دونوں اصحاب بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کے مہمان ہیں۔ مسٹر میکملن سرکاری دَورے پر اور صدر سوکارنو نجی طور پر نئی دہلی آئے ہوئے ہیں۔

صدر سوکارنو نے برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن کو یقین دلایا ہے کہ مغربی نیوگنی کا اقتدار انڈونیشیا کو منتقل ہونے سے اس علاقہ کے امن اور استحکام کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ آسٹریلیا کی طرف سے اگر انڈونیشیا کی مخالفت ختم ہو جائے تو نیوگنی کے متعلق ہالینڈ کے رویہ میں بھی تبدیلی آجائے گی۔ واضح رہے کہ مسٹر میکملن عنقریب آسٹریلیا بھی جانے والے ہیں۔

مسٹر سوکارنو نے اس سے قبل پنڈت نہرو سے بھی بات چیت کی۔ جس میں پنڈت نہرو نے توقع ظاہر کی کہ مغربی نیوگنی کا تنازعہ پُرامن طریق پر حل کیا جا سکتا ہے۔ بعد ازاں صدر سوکارنو بذریعہ طیارہ بمبئی روانہ ہوگئے۔ انڈونیشی وزیر خارجہ ڈاکٹر سباندریو آپ کے ساتھ ہیں۔

سیکورٹی بل قانون بن گیا

کراچی ۹ر جنوری۔ قومی اسمبلی نے اپنے ڈھاکہ سیشن میں جو تیرہ بل منظور کئے تھے صدر نے ان کی منظوری دیدی ہے۔ ان میں پاکستان سیکورٹی بل بھی شامل ہے۔

سیدنا امیر المومنین المصلح الموعود
ایدہ اللہ تعالیٰ نے طبیہ عجائب گھر کے متعلق فرمایا۔
"ان کی دوائیں بہت مقبول ہیں"
(الفضل ۲۷ر جولائی ۱۹۵۶ء)
شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قریشی
"آجکل مصنوعی اور ادنیٰ درجہ کی دواؤں کی گرم بازاری ہے اسلئے جو دواخانے عمدہ اور اعلیٰ دواؤں کی بہم رسانی کی سعی کرتے ہیں انکی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ مجھے امید ہے کہ عوام کے علاوہ اطبائے کرام بھی ہمیشہ طبیہ عجائب گھر سے فائدہ اٹھائیں گے"۔ فہرست ادویہ کارڈ آنے پر مفت
طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

اقلیتوں کے لئے نشستوں کی تخصیص نہیں ہوگی

لاہور ۹ر جنوری۔ حکومت مغربی پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ صوبائی سروسوں میں اقلیتوں کے لئے نشستوں کی کوئی تخصیص نہیں کی جائے گی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں صوبائی حکومت کے چیف سیکرٹری نے تمام ڈویژنل کمشنروں اور محکموں کے سربراہوں کو سرکلر بھیج دیا ہے۔

اس وقت اقلیتی فرقوں کے لئے سروسز میں پانچ فیصد نشستیں مخصوص ہیں۔

سیلاب سے ساٹھ کروڑ روپے کا نقصان

کولمبو ۹ر جنوری۔ لنکا کے وزیر خزانہ نے بتایا ہے کہ ابتدائی اندازہ کے مطابق لنکا کے حالیہ سیلاب سے ساٹھ کروڑ روپے کی مالیت کا نقصان ہوا ہے۔ اس سیلاب میں اڑھائی سو افراد ہلاک اور تین لاکھ سے زائد بے گھر ہوگئے۔

کراچی ۹ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان لنکا کے سیلاب زدگان کے لئے پچیس ہزار گز سوتی کپڑا بھیجنے کا انتظام کر رہی ہے۔

شام اور چیکوسلواکیہ کی بات چیت

پراگ ۹ر جنوری۔ شامی حکومت کا ایک وفد چیکوسلواکیہ کے حکام سے بات چیت کے بعد منگل کو یہاں سے روانہ ہوگیا۔ یہ وفد شام کی اقتصادی ترقی کے لئے چیکوسلواکیہ کی امداد حاصل کرنے کے لئے آیا تھا۔ کمیونسٹ پارٹی کے اخبار "روڈو پراوو" نے اطلاع دی ہے کہ شامی اور مقامی وفود نے شام میں انجینئرنگ، کیمیاوی اشیاء، غذا اور دوسری صنعتوں کے لئے چیکوسلواکیہ کا ساز و سامان مہیا کرنے کیلئے بات چیت کی ہے۔

★ **سرمہ ممیرا خاص** جملہ امراض چشم ککرے۔ خارش۔ کمزوری نظر۔ پانی بہنا۔ ناخونہ۔ دھند۔ جالا کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ۳ ماشہ ۱۲/۵ - ۶ ماشہ /۱۰ - تولہ ۳ روپے۔
★ **سرمہ نور چشم** سرخی۔ پانی بہنا۔ ککرے۔ پڑھ۔ موتیا بند کا مجرب علاج ہے۔ قیمت ۳ ماشہ ۸/ - ۶ ماشہ ۱۵/ - تولہ /۱۰
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

چاند تک راکٹ کی رسائی نظری طور پر ممکن ہوگئی ہے

ماسکو ۱۰ جنوری۔ ایک روسی سائنس دان نے دعویٰ کیا ہے کہ اب نظری طور پر یہ ممکن ہوگیا ہے کہ انسان چاند تک کوئی راکٹ بھیج سکے۔ لیکن اسے زمین پر واپس بلانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ کسی مصنوعی سیارے سے دوبارہ ایندھن حاصل کرے۔

روسی سائنسدانوں کی تنظیم کے شعبہ خلائی سفر کے چیئرمین مسٹر ان دارواروف نے ایک مضمون میں جو ایوننگ ماسکو میں شائع ہوا ہے یہ بھی لکھا ہے کہ چاند پر پہنچنے کی اطلاع دینے کے لئے راکٹ روشنی کا ایک شعلہ بلند کر دیگا جو زمین سے بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

مسٹر دارواروف نے کہا کہ راکٹ ۲۴ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کو گا ایک سو پندرہ گھنٹے میں چاند تک پہنچ سکتا ہے لیکن اس وقت ہم جس قسم کا راکٹ بنا سکتے ہیں۔ اگر اسی کو چاند تک بھیجنے اور واپس لانے کے لئے استعمال کیا جائے تو اس میں راکٹ کے خول کا وزن کا تین ہزار گنا ایندھن استعمال کرنا پڑے گا۔ اور اتنا بڑا راکٹ تیار کرنا قریب قریب ناممکن ہے

اس کے بعد مسٹر دارواروف نے روس کے ایک پروفیسر سیبوٹسکی کی اس تجویز کا ذکر کیا کہ راکٹ کو دوبارہ ایندھن مہیا کرنے کے لئے مصنوعی سیارہ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اس کی مدد سے راکٹ کو چاند پر تجرباتی پرواز کے لئے بھیجا جا سکتا ہے اور اس صورت میں زیادہ ایندھن کی ضرورت نہیں ہوگی۔

مسٹر دارواروف نے کہا کہ راکٹ کی رفتار دو میل فی سکنڈ بھی رکھنا کافی ہوگی اور وہ اسی رفتار سے چاند بلکہ زہرہ اور مریخ تک بھی پہنچ سکتا ہے۔

مشرقی جرمنی کے فوجی اخراجات

برلن ۱۰ر جنوری۔ مشرقی جرمنی ۱۹۵۸ میں اپنی فوج پر ۹۸ کروڑ مارک (سرکاری شرح مبادلہ کے مطابق سولہ کروڑ دس لاکھ پونڈ) خرچ کرے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کا قائم کردہ دواخانہ

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)
قدیمی اولین مشہور آفاق فی تولہ ۱۲/- مکمل کورس گیارہ تولہ ۱۲/۱۳ روپے
دوائی خاص
عورتوں کی اندرونی شکایات کا مکمل علاج ۳/- روپے
مفید النساء
ایام کی بے قاعدگی کی دوا ۳/- روپے
نرینہ اولاد گولیاں
سو فیصدی مجرب دوا ۹/- روپے

زنانہ علاج
ہر قسم کی پوشیدہ زنانہ بیماری کا مکمل اور تسلی بخش علاج۔ شدید سے شدید اندرونی امراض کی تشخیص اور معائنہ کا مکمل انتظام۔ بظاہر لاعلاج تکلیف کا بغیر اپریشن علاج۔ خود تشریف لائیے یا مفصل خط لکھئے!

حب جند
ہسٹیریا۔ مالیخولیا اور دماغی پریشانیوں کا واحد علاج مکمل کورس ۶/- روپے
حب مسان
بچوں کے سوکھے کا علاج ۱/۴ روپیہ
بچوں کی چونڈھی
دستوں کو روکنے کی دوا ۱۲ آنے
زود جام عشق
لاثانی ٹانک ساٹھ گولی ۱۴/- روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز۔ گوجرانوالہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

اسلام احمدیت اور دوسرے مذاہب کے متعلق سوال و جواب
بزبان انگریزی۔ کارڈ آنے پر مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن